سوال

(18)قبروں پرپختہ عمارت بنانایا میلہ وعرس کاانعقاد

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

قبروں پرپختہ عمارت بنانایا میلہ وعرس کاانعقاد

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

چند ماہ پہلے موضع کوٹلہ تحصیل جہلم میں دوگروہوں کے درمیان ایک نزاع رونما ہوا وجہ نزاع یہ تھی کہ گاؤں کے قبرستان میں ایک بزرگ نامی سید میراں چراغعلی شاہ صاحب کی قبر تھی جس پر شاہ صاحب مرحوم کے سرشاء پختہ قبر تعمیر کے بکئے فاس پر میلہ منعقد کرنا چاہتے تھے۔ دوسرا فریق دعوے دار تھا کہ وہ بشمول اہل گاؤں قبرستان کے مالک ہیں لہذا ان کی اجازت کے بغیر قبرستان میں نہ کوئی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے نہ قبر پر میلہ وعرس منایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اسلام قبروں پر ایسے افعال کی اجازت نہیں دیتا معاملہ طول پکڑ گیا اور انجام کارنوبت یہاں تک پہنچی کہ قبرستان میں پختہ عمارت بنانے اوراسپر میلہ لگانے سے روکنے والوں کوفریق ثانی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی۔ معاملہ جناب نبی احمد صاحب سول جج جہلم کی عدالت میں برائے حکم امتناعی تافیصلہ مقدمہ پیش ہوامگر عدالت نے اسے منظور نہ کیا اور مقدمہ 26 اپریل 76 کوخارج کردیا گیا۔ مدعیان نے اس حکم کے خلاف جناب محمد امیر ملک صاحب ڈسٹرکٹ جج جہلم کی عدالت میں اپیل دائر کردی۔ جو برائے سماعت منظور ہوئی۔ ازاں بعد عدالت نے جوفیصلہ دیا وہ اسلامی فتاویٰ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے۔ یہ فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق ہے آیئن پاکستان کے صحیح تعبیر وتشریح ہے فقہ اسلامی کے صحت مدانہ درست اور عمیق شعور وادراک پر مبنی ہے اور ہر مسلمان کےلئے رہنما ہے لہذا قارئین الاسلام کے استفادہ کےلئے اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ) بعدالت جناب محمد امیر ملک ڈسٹرکٹ جج جہلم متفرق دیوانی اپیل نمبری 59 سال 1976ء تاریخ دعویٰ 20 مئی 1976ء

مدعیان۔ منظور الٰہی ولداحسان الٰہی۔ 2۔ بشیر احمد۔ ولد میاں محمد 3۔ عبد الغنی ولد میاں عبد المنان قوم گوجر ساکنان کوٹلہ ایمہ تحصیل جہلم

بنام،۔ مدعا علیہم۔ محمد یوسف ولد غلام رسول۔ 2۔ محمد اعظم۔ ولد محمد 3۔ لال خاں نمبر دار 4۔ سید ولایت حسین شاہ ولد سید مہتاب شاہ۔ 5۔ مسماۃ ارشاد بیگم بنت محمد شاہ

فیصلہ۔ 1۔ منظور الٰہی وغیرہ۔ مدعیان واپیل کنندگان نے محمد یوسف وغیرہ مسئول الیھان ومدعا علیہم کے خلاف ایک دعویٰ اس امر کی توثیق کےلئے دائر کیا ہے کے زیر دعویٰ زمین پیمائش 7 کنال اٹھارہ مرے۔ خسرہ 247 کھیوٹ 98 کھتونی نمبر 447 جمع بندی برائے سال 1969-70ء موضع کوٹلہ ایک قبرستان ہے اور اہل اسلام گاؤں کے قبضہ میں ہے اور استدعا کی ہے کہ مدعا علیہم کو اس میں عمارت بنانے یا قبرستان کی بے حرمتی کرنے یا اس میں میلہ وعرس منانے سے روکنے کےلئے حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ فریقین

دعویٰ نے اپنے اپنے دلائل پش کیے۔ مدعیان نے بدیں عرض کرتا فیصلہ دعویٰ قبرستان کی اصل حالت برقرار رکھی جائے۔ ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر 39 قاعدہ نمبر 1۔2۔ کے بموجب ایک درخواست گزاری جیسے فاضل سول جج چوہدری نبی احمد سول جج جہلم نے بحکم مجریہ 26 اپریل 1976 میں اس حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

2۔ دوران کاروائی ولایت حسین شاہ اور مساۃ ارشاد بیگم نے عدالت سے استدعا کی کہ ان کو بھی مقدمہ میں فریق بنا لیا جائے۔ فاضل سول جج نے ان کی درخواست بحکم مجریہ 26 اپریل 1976 منظور کرلی۔ اس حکم کے خلاف نظر ثانی کی استدعا نمبر 34 سال 1976ء کے تحت دائر کی گئی۔

3۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس فیصلے میں اپیل اور نظر ثانی کی استدعا دونوں کو نمٹا دیا جائے۔

4۔ نیز یہ کہ لازمی حقائق وواقعات تسلیم شدہ ہیں اس لئے مقدمہ کا قطعی فیصلہ کیا جاسکتا ہے لہذا عدالت کے ابتدائی اختیار سماعت کو استعمال کرتے ہوئے اس مقدمہ کو اس عدالت کی فائل میں منتقل کرتا ہوں۔

5۔ منظور الٰہی وغیرہ مدعیان کا دعویٰ ہے کہ جائداد دعویٰ ایک قبرستان ہے جو اہل گاؤں کی ملکیت ہے۔ اور ان کے قبضے میں ہے۔ یہ شاملات زمین ہے جس کے مدعیان اور دیگر افراد مالک ہیں مدعیان کے آباؤ اجداد جو ملک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی قبریں اس قبرستان میں ہیں۔ تقریباً ایک ماہ سے مدعا علیہم بلا اجازت مدعیان و دیگر مالکان گاؤں اس قبرستان میں عمارت تعمیر کرنے اور وہاں میلہ منعقد کرنے پر آمادہ ہیں جو کہ مدعیان کے عقائد کے خلاف ہے۔

6۔ مدعا علیہم نے دعویٰ میں ابتدائی اعتراضات کے خلاف دلائل پش کئے کہ ولایت حسین شاہ اور مساۃ ارشاد بیگم جو کہ صاحب قبر سید میراں چراغ علی شاہ کے وارث ہیں۔ مقدمہ کے ضروری فریق ہیں۔ اور یہ کہ دعویٰ ناقابل فہم اور پایئدار نہیں۔ اور یہ کہ مدعیان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور وہ دعویٰ دائر کرنے کے مجاز نہیں بخلاف آں مدعا علیہم چار دیواری پر صرف چھت ڈالنا چاہتے ہیں۔ چوں کہ سید میراں چراغ علی شاہ کی قبر کے گرد اگر پچاس سال سے 4۔5 فٹ اونچی چار دیواری جس میں لوہے کا گیٹ نصب ہے۔ موجود ہے۔ اس لئے مدعان کا اپنا عمل ہی ان کے اس دعویٰ کی نفی کرتا ہے۔ اور انکی اسف نائش کو مانع ہے مدعا علیہم سید میراں حیدر شاہ جن کا قرار ٹھیا نوالہ گاؤں میں ہے کہ لواحقین میں سے ہیں اور سید چراغ علی شاہ کی قبر اس متنازعہ قبرستان میں ہے۔ جو چار دیواری سے گھری ہوئی ہے اور اس پر صرف چھت ڈالنا مقصود ہے۔

7۔ یہ حقیقت ہے کہ متنازع زمین ایک قبرستان ہے۔ فریقین تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا مدعیان کا یہ زمین گاؤں کی شاملات ہے۔ یا یہ کہ عمارت تعمیر کرنے کے لئے مدعیان یا دیگر مالکان کی اجازت لینا ضروری ہے۔ بے بنیاد ہے۔ زمین ایک دفعہ بطور قبرستان خاص کردی جائے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے لئے قطعی نظر کے طور پر مستقل وقف جائیداد بن جاتی ہے۔ لہذا قبرستان اب جملہ مسلمانوں کے استعمال کے لئے ہے۔ اسی بارے میں کسی دلیل و ثبوت کے پش کرنے یا سوال اٹھانے کی ضرورت نہیں میرا یہی فیصلہ ہے۔

8۔ فاضل سیول جج نے موقع کا معاینہ کیا اور یہ مشاہدہ فرمایا کہ متنازعہ قبر کے گرداگرد 4 یا 5 فٹ اونچی چار دیواری موجود تھی اور اس میں لوہے کا گیٹ نصب تھا۔ اور (مدعا علیہم کی طرف سے) یہ اقرار کیا گیا کہ قبر پر کوئی میلہ منعقد کرنے کی ہر گز کوئی نیت نہیں لہذا دعویٰ کا یہ متنازعہ پہلو بھی طے ہوا۔

9۔ اب صرف یہ مسئلہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ متنازعہ قبر واقعتاً کس کی ہے۔ اور فریقین کے کوئی حقوق اگر اس قبر سے وابستہ ہیں۔ تو کیا ہیں۔ ؟ لہذا آیئے مدعا علیہم کے لئے ایک کمزور ترین پہلو لیتے ہیں اور اور سمجھ لیتے ہیں کہ متنازع قبر سید چراغ علی شاہ۔ مدعا علیہم کے جد امجد کی ہے۔ قبر میں چار دیواری موجود ہے۔ مدعا علیہم بحیثیت وارثان و پسماندگان سید چراغ علی شاہ اور باایں صورت ملک کے سب مسلمان یہ حق رکھتے ہیں۔ کہ قبرستان کی زیارت کریں۔ اور فاتحہ پڑھیں۔ لیکن کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ کسی قبر خواہ وہ اس کے والد یا کسی اور مسلمان کی ہو۔ پر کسی قسم کی عمارت تعمیر کریں۔ ہمیں بحیثیت مسلمان قرآن پاک سنت نبوی ﷺ اجماع امت اور قانون ساز اداروں کے منظور کردہ ملکی آیئن میں دیئے گئے۔ اصولوں کی اتباع لازم ہے۔ قرآن پاک کے مطابق مسلمان کو زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ کسی دوسری شرط کی قید نہیں۔ شہرہ آفاق مسلمان عالم و مصنف امام بخاریؒ کی ایک مستند حدیث ریکارڈ پر لائی گئی۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صحیح تسلیم نہ کیا جائے۔ اور وہ حدیث یہ ہے قبر زمین سے صرف تقریباً ایک فٹ (ایک بالشت) اونچی ہونا چاہیے۔ اور اس پر کسی قسم کی عمارت تعمیر نہ کی جائیۓ۔ اور نہ اسے عبادت گاہ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ مزارات کی تعمیر اسلامی معاشرہ میں مابعد کی سماجی تاریخی اختراع ہے لیکن کتاب وسنت سے اس کی کوئی ایسی تقدیس ثابت نہیں حتیٰ کہ آیئن پاکستان میں بھی قبروں پر مزارات تعمیر کرنے کی کوئی شق نہیں ہے آیئن پاکستان میں دیئے گئے پالیسی ک بنیادی صولوں میں

بھی یہ تحریر ہے کہ اسلام ریاست کا سرکاری مذہب ہے اور مسلمانوں کو اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور قطریات کے مطابق بسر کرنا ہوگی۔ آیئن پاکستان کے آرٹیکل نمبر 31 میں یہ بھی تحریر ہے کہ ایسی تمام سہولتیں فراہم کی جایئں گی۔ جن سے شہریان قرآن وسنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھنے کے اہل ہوسکیں۔ لہذا صورت حال بطریق احسن واضح ہے کہ ہر مسلمان کا حق ہے۔ کہ اسے زمین میں دفن کیا جائے۔ اور یہ کہ قبر کی زیارت بغرض فاتحہ خوانی کرسکے۔ لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قبر کو مزار یا عبادت گاہ میں تبدیل کرے یا اسے میلہ گاہ بنائے میرا یہی فیصلہ ہے۔

10۔ نتیجہ یہ ہے کہ دعویٰ کی ڈگری کی جاتی ہے۔ مدعیان کے اس حق کی توثیق کی جاتی ہے۔ کہ متنازع زمین اہل اسلام کا قبرستان ہے۔ مدعا علیم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسمیں کوئی میلہ منعقد کریں۔ یا قبر پر کسی قسم کی کوئی ایسی عمارت تعمیر کریں جس سے قبرستان کی اصل صورت تبدیل ہو اور وہ ازروئے قرآن ناجائز مداخلت کے مترادف ہے کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جن کا جواز اسلامی شریعت اور ملکی آیئن میں ثابت نہیں اور بالآخر نتیجہ یہ ہے کہ نظرثانی کی استدعا منظور کی اجاتی ہے۔ اور فاضل سول جج جہلم کا حکم جس میں ولایت حسین شاہ اور مسماۃ ارشاد بیگم کو فریق بنایا گیا ہے۔ غیر موثر قرار دیا جاتا ہے۔

ضابطہ دیوانی کے حکم نمبر 39 قواعد نمبر 1 اور 2 کے تحت کی گئی استدعا پر بھی کاروائی تکمیل پزیر ہے۔ کیونکہ اصل دعویٰ پر کاروائی مکمل ہوچکی ہے۔ اور حسب حال اپیل پر بھی ضروری کاروائی مکمل ہوگئی ہے اخراجات کا حکم نہیں دیا جاتا۔ مجریہ 23 جون 1976ء ستخط ڈسٹرکٹ جج جہلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 101-105

محدث فتویٰ